

امیر اہل سنت والجماعہ کی کتاب ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات“ کے مکملینے کی زیارتیں
سے لئے گئے مواد کی پہلی قسط



زائرینِ مدینہ کے ایمان افروز واقعات

کل صفحات 31



شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوالجال
محمد الیاس عطار قادری رضوی
رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ مضمون ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات“ کے صفحہ 11 تا 40 سے لیا گیا ہے۔

زائرینِ مدینہ کے ایمان افروز واقعات

دُعائے عطار

یا اللہ! جو کوئی رسالہ ”زائرینِ مدینہ کے ایمان افروز واقعات“ کے 30 صفحات پڑھ
یائے اُس لے اُس کو ایمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں موت اور جنتِ البقیع میں مدفن
نصیب فرما۔
اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدَتُنَا عَاشَہ صَدِّیقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے
روایت ہے کہ صاحبِ معراج، محبوبِ ربِّ بے نیاز صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے
ارشاد فرمایا: ”جب کوئی بندہ مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو فرشتہ اس دُرود کو لے
کر اُپر جاتا ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پہنچاتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد
فرماتا ہے: اس دُرود کو میرے بندے کی قبر میں لے جاؤ یہ دُرود اپنے پڑھنے
والے کے لئے استغفار کرتا رہے گا اور اُس (بندہ خاص) کی آنکھیں اسے دیکھ
کر ٹھنڈی ہوتی رہیں گی۔“
(جمع الجوامع ج 6 ص 321 حدیث 19461)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زائرینِ مدینہ کی 24 حکایات

(ان حکایات میں مدینہ کی حاضری وغیرہ کا بالخصوص ذکر ہے)

﴿۱﴾ روضہ پاک سے بشارت

امیرُ المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا
کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ فَاخْضُ الْأَنْوَارِ میں جلوہ گری کے تین روز بعد ایک بدو
حاضر ہوا اور اُس نے اپنے آپ کو قبرِ مُنَوَّرِ پر گردایا اور اُس کی خاکِ پاک اپنے سر پر
ڈالی اور یوں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جو کچھ آپ
نے اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سے سنا ہے وہ ہم نے آپ سے سنا ہے۔ (اور وہ یہ ہے):

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَ
اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا
اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿۶۳﴾

فرمائے تَوْصَرُّوهُ السَّلٰةُ کو بہت توبہ قبول

(پہ، النساء: ۶۴) کرنے والا مہربان پائیں۔

یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اپنے اُوپر ظَلَم کیا ہے (یعنی گناہ کئے ہیں) اور آپ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ میرے واسطے استغفار فرمائیں۔ قبرِ انور سے آواز آئی: ”قَدْ غُفِرَ لَک“، یعنی تحقیق تیرے گناہ بخش دیئے گئے ہیں۔
(وفاء الوفا ج ۲ ص ۱۳۶)

عَیْبِ محشر میں کھلا ہی چاہتے تھے میں بنار

دُھک کے پردہ اپنے دامن کا چھپایا شکریہ (وسائلِ بخشش ص ۳۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۲﴾ درِ رسول پر حاضر ہونے والا بخشا گیا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413

صفحات پر مشتمل کتاب ”مَعْمُونُ الْحِکَايَات“ حصہ دُوم صَفْحَہ 308 پر امام

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِیٍّ جَوَزِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: حضرت

سَیِّدُنا مُحَمَّد بن حَرَب ہَلَالِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی نے بیان کیا: ایک مرتبہ میں روضہ رسول

پر حاضر تھا کہ ایک اعرابی (یعنی عَرَب کے دیہات کا رہنے والا) آیا اور حُضُورِ انور، شافع

محشر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اس طرح

عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو سچی کتاب نازل فرمائی اُس میں یہ آیت بھی ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَ
اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا
اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٣﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر جب وہ
اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب!
تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے
مُعا فی چاہیں اور رسول! ان کی شفاعت
فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول

(پ ۵، النساء: ۶۴) کرنے والا مہربان پائیں۔

اے میرے آقا و مولیٰ (صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)! میں اللہ غفور عَزَّوَجَلَّ سے
اپنے گناہ و قصور کی مُعا فی طلب کرتے ہوئے حاضر دربار ہوں اور آپ صَلَّی اللہ
تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنا شفیع بناتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ
عاشقِ رسول رونے لگا اور اُس کی زبان پر یہ اشعار جاری تھے:۔

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالقَاءِ اعْظُمُهُ فَطَابَ مِنْ طِبِّهِنَّ القَاءُ وَالْأَكْمُ
رُوحِي الْفِدَاءَ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ فِيهِ الْعِفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

ترجمہ: (۱)..... اے وہ بہترین ذات جس کا مزارِ کرم و جود اس زمین میں دفن کیا گیا تو اس
کی عُمَد گی اور پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے معطر ہو گئے۔ (۲)..... میری جان فدا ہو اُس قبر
انور پر جس میں آپ (صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) آرام فرما ہیں! جس میں پاک
دامنی، سخاوت اور عفو و کرم کا بیش بہا خزانہ ہے۔

وہ عاشقِ رسول کافی دیر تک ان اشعار کی تکرار کرتا رہا، پھر اپنے

گناہوں کی مُعافی مانگتا ہوا اشک بار آنکھوں سے وہاں سے رخصت ہو گیا۔

حضرت سیدنا محمد بن حرب ہکالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: جب میں سویا تو

خواب میں سرکارِ دو عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

زیارت سے شرفِ یاب ہوا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد

فرمایا: ”الْحَقِّ الرَّجُلُ فَبَشِّرْهُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ غَفَرَ لَهُ بِشَفَاعَتِيْ یعنی

اُس اعرابی سے ملو اور اُسے خوشخبری سناؤ کہ اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ نے میری سفارش

کی وجہ سے اُس کی مغفرت فرمادی ہے۔“ (عیون الحکایات ص ۳۷۸ ملخصاً) اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب

مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر

بخشنا مجھ سے عاصی کا رَوَا ہو گا کسے!

کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۳﴾ اے زائرِ روضہ انور! مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ

حضرت سیدنا حاتمِ اَصَم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم نے رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم،

رسولِ مُحْتَشَم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضہِ مُعَظَّم پر

کھڑے ہو کر دُعا کی: ”یا رَبَّ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے حبیبِ مکرم صَلَّی اللہُ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قبرِ اطہر کی زیارت کی اب تو مجھے ناامرد نہ لوٹا۔“ آواز آئی:
 ”اے بندے! ہم نے تمہیں اپنے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پاکیزہ
 تربت کی زیارت کی اجازت ہی تب دی جب تمہیں پاک کرنا منظور فرمایا، اب تم
 اور تمہارے ساتھ زیارت کرنے والے مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ، بے شک اللہ
 عَزَّوَجَلَّ تم سے اور اُن سے راضی ہو گیا جنہوں نے پیارے نبی محمد مَدَنی صَلَّی اللہ
 تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضہ پر انوار کا دیدار کیا۔“ (الروض الفائق ص ۳۰۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ
 کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت

ہو۔
 اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

بُلاتے ہیں اُسی کو جس کی بگڑی یہ بناتے ہیں
 کمر بندھنا دیارِ طیبہ کو کھلنا ہے قسمت کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
 ﴿۴﴾ دیکھو مدینہ آگیا!

حضرت سیدنا ابراہیم خواص رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک سفر میں
 شدتِ پیاس سے بے تاب ہو کر گر پڑا، تو کسی نے میرے مُنہ پر پانی چھڑکا،
 میں نے آنکھیں کھولیں تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسین و جمیل بزرگ خوب
 صورت گھوڑے پر سوار کھڑے ہیں۔ اُنہوں نے مجھے پانی پلایا اور فرمایا: میرے
 ساتھ سوار ہو جاؤ۔ ابھی چند قدم ہی چلے تھے کہ فرمایا: دیکھو! کیا نظر آ رہا ہے؟

میں نے کہا: ”یہ تو مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً ہے۔“ فرمایا: اُتر اور جاؤ، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کرو اور یہ بھی عرض کرنا کہ خِصْر (عَلِیْہِ السَّلَام) نے بھی آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔ (رَوْضُ الرِّیاحین ص ۱۲۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم
کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمّد
(۵) سبز گھوڑے سوار

حضرت سیدنا شیخ ابو عمران واسطی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں مکّہ مکرمہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً سے سوئے مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے مزارِ فاضل الانوار کے دیدار کی نیت سے چلا، راستے میں مجھے اتنی سخت پیاس لگی کہ موت سر پر منڈلانے لگی، نہ ڈھال ہو کر ایک لکیر کے درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ دُفْعاً (یعنی یکایک) سبز لباس میں ملبوس ایک سبز گھوڑے سوار نمودار ہوئے، اُن کے گھوڑے کی لگام اور زین بھی سبز تھی نیز اُن کے ہاتھ میں سبز ثرثت سے لبالب سبز پیالہ تھا، وہ اُنہوں

نے مجھے دیا اور فرمایا: پیو! میں نے تین سانس میں پیا مگر اُس پیالے میں سے کچھ بھی کم نہ ہوا۔ پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا: مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً تاکہ سرورِ کوئین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور شیخینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہوں میں سلام عرض کروں۔ فرمایا: جب تم وہاں پہنچو اور اپنا سلام عرض کر لو تو اُن تینوں بلند و بالا ہستیوں سے عرض کرنا کہ **رِضْوَان** (فرشتہ، خازنِ جنت) بھی آپ حضرات کی خدمات میں سلام عرض کرتا ہے۔ (رَوْضُ الرِّیاحین ص ۳۲۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت**

ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

جاں بَلَب ہوں جاں بَلَب پر رحم کر

اے لَبِ عِلَیِّ دَوَراں اَلْغِیَاث (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

﴿۶﴾ **دوسرے کا سلام پہنچانے کی برکت سے دیدار ہو گیا**

ایک بُو زُک رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ملک، یمن کے شہر صنعاء سے بارادہ حج نکلا تو کافی عاشقانِ رسول رخصت کرنے کے لئے شہر سے باہر تک

آئے ایک عاشقِ رسول نے مجھ سے کہا کہ سرورِ کوئین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، حضراتِ شیخینِ کریمین اور دیگر صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہ تعالیٰ علیہم

مسجد خیف

مسجد جن

مسجد جبرائیل

مسجد نمرہ

مسجد غمامہ

مسجد جمعہ

مسجد شہین

آج صبح کی مبارک خدمتوں میں میرا سلام عرض کر دینا۔ جب میں مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً حاضر ہوا تو اُس عاشقِ رسول کا سلام عرض کرنا بھول گیا، جب وہاں سے رخصت ہو کر ذوالحلیفہ پہنچا اور احرام باندھنے کا ارادہ کیا تو مجھے اُس عاشقِ رسول کا سلام پہنچا نایا آ گیا۔ میں نے اپنے رفقا سے کہا کہ میرے واپس آنے تک میرے اُونٹ کا خیال رکھنا، مجھے مدینہ طیبہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً ایک ضروری کام کے لئے جانا ہے۔ ساتھیوں نے کہا کہ اب قافلے کی روانگی کا وقت ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر تم قافلے سے جدا ہو گئے تو پھر اسے مکہ معظمہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً تک بھی نہ پاسکو گے۔ میں نے کہا: تو پھر میری سواری کو بھی اپنے ساتھ ہی لیتے جانا۔

میں واپس مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً آیا اور روضہ اقدس پر حاضر ہو کر اُس عاشقِ رسول کا سلام شہنشاہِ خیر الانام صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور حضراتِ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک بارگاہوں میں پیش کیا۔ رات ہو چکی تھی، میں مسجد النبوی الشریف عَلَی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے باہر نکلا تو ایک شخص ذوالحلیفہ کی طرف سے آتا ہوا ملا، میں نے اُس سے قافلے کے متعلق پوچھا، اُس نے بتایا کہ قافلہ روانہ ہو چکا ہے۔ میں مسجد النبوی الشریف عَلَی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں لوٹ آیا اور خیال کیا کہ کسی دوسرے قافلے کے ساتھ چلا جاؤں گا اور سو گیا۔ آخر شب میں خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ

مقام ابراہیم

حجر اسود

غار ثور

غار حرا

خیل احد

محراب نبوی

منبر رسول

مسجد خیف

مسجد جن

مسجد جبرائیل

مسجد نمرہ

مسجد غمامہ

مسجد جمعہ

مسجد شینین

تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت سے شرفیاب ہوا۔ حضرت سیدِ ناصدِ یق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! یہی وہ شخص ہے۔“ ”هُوَ رَاکِرْم، نورِ مجسم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: ”ابو الوفاء!“ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میری کثیت تو ابو العباس ہے۔

فرمایا: تم ابو الوفاء (یعنی وفادار) ہو۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مگہ مکرّمہ زادَ اللہُ شَرَفًا وَ تَعْظِيمًا میں اور وہ بھی خاص مسجد الحرام میں رکھ دیا! میں نے مگہ مُعَظَّمہ زادَ اللہُ شَرَفًا وَ تَعْظِيمًا میں 8 دن تک قیام کیا اس کے بعد میرے رُفقا کا قافلہ مگہ مکرّمہ زادَ اللہُ شَرَفًا وَ تَعْظِيمًا پہنچا۔ (رَوْضُ الرِّیاحین ص ۳۲۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
غزّ دوں کو رَضًا مُرّوہ دتجے کہ ہے

بیکوں کا سہارا ہمارا نبی (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

﴿۷﴾ حاضرین نے روضہ انور سے جوابِ سلام سنا

حضرت سیدِ ناخِ ابُو نُضْر عبد الواحد بن عبد الملک بن محمد بن ابوسعید صوفی
کرنخی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ

زَادَنَا اللَّهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا آيا اور روضہ انور پر حاضر ہوا، حجرہ شریفہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت شیخ ابوبکر دیاربکری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی تشریف لائے اور چہرہ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا: اَلْسَلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ تو میں نے اور تمام حاضرین نے سنا کہ روضہ انور کے اندر سے آواز آئی: وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اَبَا بَکْرٍ - (الْحَاوِی لِلْفَتَاوِی ج ۲ ص ۳۱۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وہ سلامت رہا قیامت میں پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام اس جواب سلام کے صدقے تا قیامت ہوں بے شمار سلام (ذوق نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۸﴾ وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِی

حضرت شیخ سید نور الدین ایجی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جب روضہ اقدس پر حاضر ہوئے تو عرض کیا: اَلْسَلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہُ تَوْجَنے لوگ اُس وقت وہاں حاضر تھے اُن سب نے سنا کہ روضہ انور سے جواب آیا: وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِی (یعنی اور تجھ پر سلام ہواے میرے بیٹے!) - (الْحَاوِی لِلْفَتَاوِی ج ۲ ص ۳۱۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحَبَّت

ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پہ فِدا ہو! (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۹﴾ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ يَا مُحَمَّد هَاشِمُ التَّوَي

شیخ الاسلام حضرت سیدنا مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے

جب مدینۃُ الْمُنَوَّرَہ زادَکَ اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا میں روضۂ انور پر حاضر ہو کر صلوة و

سلام عرض کیا تو پیارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی آوازِ مبارکہ سنائی دی: ”وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ يَا مُحَمَّد هَاشِمُ التَّوَي“

(انوارِ علمائے اہلسنت، سندھ ص ۷۱۴ ملخصاً) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو

اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اے مدینے کے تاجدار سلام اے غریبوں کے نغمسار سلام

تیری اک اک ادائیہ اے پیارے سو دُرودیں فِدا ہزار سلام (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۱۰﴾ قَبْرِ اَنوَر سے دَسْتِ مُبَارَك نکلا

حضرت سیدنا شیخ سید احمد کبیر رفاعی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جب حج سے فارغ

ہو کر مدینۃُ الْمُنَوَّرَہ زادَکَ اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا روضۂ انور پر حاضر ہوئے تو غریبوں کی

اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے: ﴿۱﴾..... دُور کی حالت میں، میں اپنی رُوح کو

خدمتِ اقدس میں بھیجا کرتا تھا تو وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارکہ کو چوما کرتی تھی ﴿۲﴾..... اور اب بدن کے ساتھ حاضر ہو کر ملنے کی باری آئی ہے تو اپنا دست مبارک دراز فرمائیے تاکہ میرے ہونٹ اُس کو چومیں۔ جونہی اشعار ختم ہوئے دستِ انور قبرِ منور سے باہر نکلا اور انہوں نے اُس کو چوما۔ (الْحَاوِی لِلْفَتَاوِی ج ۲ ص ۳۱۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے

حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
”نہیں“ سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۱۱﴾ میں سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آیا ہوں

حضرت سیدنا داؤد بن ابی صالح رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دو جہان کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آستانِ عرش نشان پر ایک دِن خلیفہ مروان حاضر ہوا، وہاں اُس نے ایک صاحب کو قبرِ منور پر منہ رکھے ہوئے دیکھا تو اُس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا: جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ وہ ”ہاں جانتا ہوں“ کہہ کر اُس کی طرف مُتوجّہ ہوئے تو وہ محبوبِ باری صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشہور صحابی حضرت سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

فرمایا: میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ باعظمت میں حاضر

ہوا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا اور میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ دین پر اُس وقت نہ رُو جب کہ اُس کا والی اہل (یعنی لائق) ہو لیکن اُس وقت ضرور رُو جب کہ اُس کا والی نا اہل (یعنی نالائق) ہو۔ (المُسْتَدْرَک ج ۵ ص ۷۲۰ حدیث ۸۶۱) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔**

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
عُشَاقِ روضہ سجدے میں سوئے حَرَمِ بھکے
اللہ جانتا ہے کہ مِیت کدھر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
۱۲ ﴿﴾ سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کھانا بھجوا یا

حضرت سیدنا امام ابو بکر بن مُقَرِّی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں اور حضرت سیدنا امام طبرانی قُدِّسَ سِرُّہُ التُّورَانِی اور حضرت سیدنا ابوالشیخ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ہم تینوں مدینہ منورہ زَادَعَا اللہُ شَرَفَا وَتَعْظِیْمًا میں حاضر تھے، دو دن سے کھانا نہیں ملا تھا، بھوک سے بڑھال ہو چکے تھے۔ جب عشا کا وقت آیا تو میں نے روضہ پاک پر حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ”الْجُوع!“ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ”بھوک!“ میں نے اِس کے سوا اور کچھ زبان سے نہ کہا اور لوٹ آیا، میں اور ابوالشیخ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

سو گئے اور طبرانی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ کسی کے آنے کا انتظار کر رہے تھے، اتنے میں کسی نے ہمارے مکان پر دستک دی، ہم نے دروازہ کھولا تو ایک علوی صاحب اپنے دو غلاموں کے ہمراہ تشریف لائے، دونوں کے پاس کھانے سے بھری ہوئی ایک ایک ٹوکری تھی، وہ علوی بزرگ کہنے لگے: شاید آپ صاحبان نے بارگاہِ رسالت میں بھوک کی شکایت کی ہے کیونکہ میں خواب میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوا، سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ حضرات کے بارے میں فرما رہے تھے: ”اِنْ كُوْهَانَا كَهْلًا وَّ“ بہر حال انہوں نے ہمارے ساتھ مل کر کھانا کھایا اور جو کچھ بچ گیا وہ ہمیں دے دیا اور تشریف لے گئے۔ (جذبُ القلوب ص ۲۰۷، وفاء الوفا ج ۲ ص ۱۳۸۰) اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
سرکارِ کھلاتے ہیں سرکارِ پلاتے ہیں
سلطانِ وگدا سب کو سرکارِ نبھاتے ہیں (وسائلِ بخشش ص ۳۳۰)
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد
﴿۱۳﴾ سرکارِ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کھانا کھلایا
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ!
ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے غلاموں پر

نظرِ کرم فرماتے، مصیبت میں پھنس جانے کی صورت میں امداد کو آتے اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں، اس ضمن میں ایک اور حکایت ملاحظہ ہو، چنانچہ حضرت سیدنا امام یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہ اللہ تعالیٰ نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا شیخ ابوالعباس احمد بن نفیس تونسوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: میں ایک بار مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً میں سخت بھوک کے عالم میں سرکارِ عالی وقار، مکہ مدینہ کے تاجدار، باذنِ پروردگار غیبیوں پر خردوار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے مزار پر انوار پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم! میں بھوکا ہوں۔ یکا یک آنکھ لگ گئی، دریں اثنا کسی نے جگادیا اور مجھے ساتھ چلنے کی دعوت دی، چنانچہ میں ان کے ساتھ ان کے گھر آیا، میزبان نے گھجوریں، گھی اور گندم کی روٹی پیش کر کے کہا: پیٹ بھر کر کھا لیجئے کیوں کہ مجھے میرے جدِ امجد، مکی مدنی مُحَمَّد صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے۔ آئندہ بھی جب کبھی بھوک محسوس ہو ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔

(حُجَّةُ اللہِ عَلَی الْعَالَمِین ص ۵۷۳)

پیتے ہیں ترے در کا کھاتے ہیں ترے در کا

پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ (سامانِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۱۴﴾ سرکار نے درہم عطا فرمائے

حضرت سیدنا احمد بن محمد صوفی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ میں تین مہینوں تک جنگلوں میں پھرتا رہا یہاں تک کہ میری سب کھال گل گئی۔ بالآخر میں مدینہ منورہ زادۃ اللہ سرقاؤ تعظیماً حاضر ہوا اور میں نے غمزدوں کے دلوں کے چین، سرور کوئین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہوں میں سلام عرض کیا اور سو گیا۔ خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرما رہے تھے: ”احمد“ تُو آ گیا، دیکھ تیرا کیا حال ہو گیا ہے! میں نے عرض کی: اَنَا جَائِعٌ وَأَنَا ضَيْفُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں بھوکا ہوں اور آپ کا مہمان ہوں۔ سرکارِ دو جہاں، مالکِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہاتھ کھول!“ جب میں نے اپنا ہاتھ کھولا تو اُس میں چند درہم تھے، جب آنکھ کھلی تو وہ درہم میرے ہاتھ میں موجود تھے، میں نے بازار سے جا کر روٹی اور فالودہ خرید کر کھایا۔ (جَذْبُ الْقُلُوبِ ص ۲۰۷، وفاء الوفاء ج ۲ ص ۱۳۸۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور

اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

منگتا تو ہیں منگتا کوئی شاہوں میں دکھا دے

جس کو مرے سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو! (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۱۵﴾ سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روٹی عطا فرمائی

حضرت سیدنا ابنی الجلا ؓ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ

زَادَ اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا میں حاضر ہوا اور مجھ پر دو ایک فاقے گزرے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزار پر انوار پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اَنَا ضِیْفُکَ

یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یعنی ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کا مہمان ہوں۔“ پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا۔ والی دو جہان،

رَحْمَتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں تشریف لا کر مجھے ایک

روٹی عنایت فرمائی، میں خواب ہی میں کھانے لگا، ابھی آدھی کھائی تھی کہ آنکھ

کھل گئی، مزید آدھی ابھی میرے ہاتھ میں باقی تھی۔ (جَذْبُ الْقُلُوبِ ص ۲۰۷،

وفاء الوفا ج ۲ ص ۱۳۸۰) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے

صَدقے ہماری بے حساب مَغفِرَت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۱۶﴾ جاگاتو آدھی روٹی ہاتھ میں تھی!

حضرت سیدنا ابوالخیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں پیارے پیارے آقا، مکے مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مبارک شہر بیٹھے بیٹھے مدینے میں حاضر ہوا تو پانچ دن کے فاقے سے تھا، میں نے شہنشاہِ کونین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مقدس بارگاہوں میں بھی سلام پیش کیا، پھر عرض کی: اَنَا ضَيْفُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ یعنی ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں آپ کا مہمان ہوں۔“ اس کے بعد منبرِ منور کے پاس جا کر سو گیا، سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں کھل گئیں، کرم بالائے کرم ہو گیا اور میں خواب میں جناب رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے شرفیاب ہوا، شیخین کریمین اور مولیٰ مشکل کُشا علی المرتضیٰ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ بھی ہمراہ تھے، مولا علی کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے مجھے ہلایا اور فرمایا: ”اُٹھو! محبوبِ خدا، احمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے ہیں۔“ میں نے اُٹھ کر (خواب ہی خواب میں) حبیبِ ربِّ قیوم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نورانی پیشانی چوم لی۔ نبیِ رحمت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی، میں نے آدھی خواب ہی میں کھالی اور جب آنکھ کھلی تو باقی آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ (شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق ص ۲۴۰) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت

هو۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سرکار کھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں

سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں (وسائل بخشش ص ۳۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۱۷﴾ شکر ایک کرم کا بھی ادا ہونہیں سکتا

حضرت سیدنا ابو عمر ان موسیٰ بن محمد بن زرتی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوٰی فرماتے

ہیں: میں مدینہ منورہ زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا میں حاضر تھا، مالی پریشانی کی فریاد

لیکر سرکار والا تبار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزار پر

انوار پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یَا حَبِیْب، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَنَا فِی ضِیَافَةِ

اللّٰہِ وَ ضِیَافَتِکَ . میں اللّٰہ تَعَالٰی اور آپ کی ضیافت (یعنی مہمانی) میں ہوں۔ نماز

عصر کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے مجھے اُوکھ آ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ حجرہ مبارک کھل

گیا ہے اور اس میں سے تین حضرات باہر تشریف لائے ہیں، میں شہنشاہ

خیر الانام صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت سراپا عظمت میں سلام پیش

کرنے کے لیے اٹھنے لگا تو میرے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص نے کہا: بیٹھ جاؤ،

کیونکہ محی کریم، رُؤُوفٌ رَّحِیْمٌ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ السَّلَامِ ”مُجَابِحِ کرام کو ”سلام“ کا

تحفہ عنایت کرنا اور جو بے سرو سامان ہیں ان میں ”کھانا“ تقسیم فرمانا چاہتے

ہیں۔ میں نے کہا: ”میں بھی انہیں میں سے ہوں۔“ چنانچہ جب حبیبِ خدا، احمد

مجتبے، محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے تو مُجَاج کو سلام ارشاد فرمایا: میں نے بھی مُصَافحہ اور دست بوسی کا شرف حاصل کیا آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حلوے کی مانند کوئی چیز میرے ہاتھ میں رکھ دی جو میں نے اُسی وقت منہ میں ڈال لی۔ جب آنکھ کھلی تو اُس کو نگلنے کے لیے منہ چلا رہا تھا اور اُس چیز کا ذائقہ بھی منہ میں موجود تھا۔ جب باہر نکلا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا شخص مہیا فرمادیا جس نے بلا اُجرت سواری کا بندوبست کر دیا اور ایک شخص کی ذمہ داری لگا دی جو مکہ مکرمہ زادِ اللہ شرفاً وَ تَعْظِیماً پہنچنے تک میری خدمت کرتا رہا۔ (شواہد الحق ص ۲۴۱ ملخصاً) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا
دل تم پہ فدا جانِ حسن تم پہ فدا ہو (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۱۸﴾ مانگو تو بڑی چیز مانگو

ایک شخص کا بیان ہے کہ میں مدینہ طیبہ زادِ اللہ شرفاً وَ تَعْظِیماً میں مقیم تھا، مجھے بھوک نے پریشان کیا تو مزارِ اقدس پر حاضر ہوا اور عرض کی: ”یا رسول اللہ! الْجُوعُ! یعنی یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں

مسجد خیف

مسجد جن

مسجد جعفرانہ

مسجد نمرہ

مسجد غمامہ

مسجد جمعہ

مسجد شینین

بھوکا ہوں، یہ عرض کرنے کے بعد میں حجرہ مبارکہ کے قریب ہی بیٹھ گیا۔ ایک سید صاحب میرے پاس تشریف لائے اور کہا: ”چلئے۔“ میں نے پوچھا: ”کدھر؟“ جواب دیا: ”ہمارے گھر پر تا کہ آپ کچھ کھا پی لیں۔“ میں اُن کے ساتھ چل دیا، اُنہوں نے مجھے ٹرید کا ایک بہت بڑا پیالہ دیا جس میں گوشت اور زیتون شریف وافر (یعنی کثیر) مقدار میں تھا۔ میں نے خوب کھایا اور واپسی کا ارادہ کیا، اُنہوں نے فرمایا: ”مزید کھائیے۔“ میں نے تھوڑا اور کھالیا، جب واپس ہونے لگا تو اُنہوں نے نصیحت کے مدنی پھول میری طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا: ”اے بھائی! ذرا سوچئے تو سہی! آپ حضرات کتنے دُور دراز علاقوں سے چلتے، جنگل و بیابان طے کرتے، سُمندر کو عبور کرتے ہو، اہل و عیال کو پیچھے چھوڑتے ہو اور پھر کہیں حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سَلَّم کی بارگاہ میں حاضری سے مُشرّف ہوتے ہو، مگر یہاں پہنچ کر آپ کا مُنتہائے مقصود (یعنی سب سے بڑا مقصد) یہی رہ جاتا ہے کہ یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سَلَّم روٹی کا ٹکڑا عطا کر دیجئے! اے میرے بھائی! اگر آپ نے جنت مانگی ہوتی، گناہوں کی مَغْفِرَت کا سؤل کیا ہوتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سَلَّم کی رِضا مندی کا مُطالبہ کیا ہوتا یا اسی قسم کا کوئی عظیم مقصد و مَدعا اِن کے حضور پیش کیا ہوتا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سَلَّم کی بَرَکت سے وہ عظیم مقاصد بھی حاصل ہو جاتے۔“ (شاہد الحق ص ۲۴۰) اللہ

مقام ابراہیم

حجر اسود

غار ثور

غار حرا

بلل احد

محو اربابوی

منبر رسول

عَوَّجَلْ کسى اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب

مَغْفِرَت ہو۔ اَمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے

سرکار میں نہ ”لا“ ہے نہ حاجت ”اگر“ کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ذہن میں رہے! سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی بھوک کی فریاد کرنے میں مَعَاذَ اللہ عَوَّجَلْ کوئی

قُباحت (یعنی عیب) نہیں، بلکہ یہ بھی بہت بڑی سعادت ہے اور اس سلسلے میں مُتَعَدِّد

عُلَمَا وُ مُحَدِّثِیْنَ رَحِمَہُمُ اللہُ الْعَمِیْن کی حکایات پیچھے گزریں۔ تاہم سید صاحب کے مدنی

پھول بھی اپنی جگہ مدینہ مدینہ ہیں کہ جب بَعْطَائے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کُلِّ عالم کے سخی داتا،

مکینِ گنبدِ خضراء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گہر بار میں دامنِ پَسارا ہے تو کم

کیوں مانگیں؟ آپ کی بارگاہ میں تو دنیا و آخرت کی بہت ساری بھلائیاں کا سوال

کرنا چاہئے۔ مال و جان کی حفاظت، دین و ایمان پر استقامت، میٹھے مدینے میں

عافیت کے ساتھ شہادت، بقیع شریف میں جائے تَرْبَت، بے حساب مغفرت اور

جَنّت الفردوس میں خود ان ہی کا جوارِ رحمت مانگ لینا چاہئے۔

مانگنے کا شُعُور دیتے ہیں جو بھی مانگو شُعُور دیتے ہیں

کم مانگ رہے ہیں نہ بوا مانگ رہے ہیں جیسا ہے غنی ویسی عطا مانگ رہے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿ ۱۹ ﴾ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نَے مَنٰی مِیں

دُعائے مغفرت کروائی

اسی طرح کسی بُڑگ سے حُسنِ عقیدت اور بارگاہِ الہی میں ان کی مقبولیت ہونے کا حُسنِ ظن قائم ہو تو اُن سے فقط دُنیوی حاجت پوری ہونے کی دُعا کی درخواست کرنے کے بجائے بے حساب مغفرت کی دُعا کا بھی کہنا چاہئے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بُڑگوں سے صُرف دُعائے مغفرت کروانے کا مَعْمُول تھا۔ چنانچہ فرماتے ہیں: (پہلی بار حاضری مدینہ کے موقع پر جب مئی شریف کی مسجد میں سے سب لوگ چلے گئے) تو مسجد کے اندرونی حصے میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبلہ رُو وُظیفہ میں مصروف ہیں، میں صُحُنِ مسجد میں دروازے کے پاس تھا اور کوئی تیسرا مسجد میں نہ تھا۔ یکا یک ایک آواز گُنْگُنَاہٹ کی سی اندر مسجد کے معلوم ہوئی جیسے شہد کی مکھی بولتی ہے۔ فوراً میرے قلب میں یہ حدیث آئی: ”اَہْلُ اللہ کے قلب سے ایسی آواز نکلتی ہے جیسے شہد کی مکھی بولتی ہے۔“ (المستدرک ج ۲ ص ۱۸۰ حدیث ۱۸۹۸)

میں وُظیفہ چھوڑ کر اُن کی طرف چلا کہ ان سے دُعائے مغفرت کراؤں، کبھی میں کسی بُڑگ کے پاس بِحَمْدِ اللہِ تَعَالٰی دنیاوی حاجت لے کر نہ گیا، جب (بھی) گیا اسی خیال سے کہ ان سے دُعائے مغفرت کراؤں گا۔ غرض دو ہی قدم اُن کی طرف چلا تھا کہ اُن بُڑگ نے میری طرف منہ کر کے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر تین مرتبہ فرمایا: ”اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاِخِيْ هٰذَا، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاِخِيْ هٰذَا، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاِخِيْ هٰذَا،“ (اے اللہ میرے اس بھائی کو بخش دے، اے اللہ

میرے اس بھائی کی مغفرت فرما، اے اللہ میرے اس بھائی کو معاف فرما۔) میں نے سمجھ لیا کہ فرماتے ہیں ”ہم نے تیرا کام کر دیا اب تو ہمارے کام میں مُخَل (رکاٹ) نہ ہو۔“ میں ویسے ہی لوٹ آیا۔
(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۴۹۰)

دعویٰ ہے سب سے تیری شفاعت پہ بیشتر
دفتر میں عاصیوں کے شہا، انتخاب ہوں (حدائق بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۲۰﴾ تم زیارت کو نہ آئے تو ہم آ گئے

حضرت سیدنا ابو الحسن بُنائُ الْحَمَّالِ علیہ رحمۃ اللہ الجلال فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض دوستوں نے بتایا کہ مکہ مکرمہ زاد کا اللہ شرفاً و تعظیماً میں ایک بزرگ تھے جو ”ابن ثابت“ کے نام سے مشہور تھے، وہ متواتر 60 سال تک ہر سال فقط شاہ خیر الانام صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں سلام عرض کرنے کی نیت سے مدینہ منورہ زاد کا اللہ شرفاً و تعظیماً حاضر ہوتے رہے۔ ایک سال کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے تو ایک دن انہوں نے اپنے حجرے میں بیٹھے ہوئے کچھ غنودگی کی حالت میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی، آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: ”ابن ثابت!

تم ہماری زیارت کو نہ آئے تو ہم آ گئے۔“ (الْحَاوِی لِلْفَنَائِی ج ۲ ص ۳۱۶)
اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب

مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دیکھی جو بے کسی تو انہیں رحم آ گیا

گھبرا کے ہو گئے وہ گنہگار کی طرف (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۲۱﴾ ہم نے تمہارا عُذر قبول کر لیا ہے

حضرت سیدنا ابوالفضل محمد بن نعیم رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت

سیدنا محمد بن یعلیٰ کنانی قُدَسِ سِرُّہُ الثُّوْرَانِ کثرت سے نبی رحمت، شفیع اُمّت صَلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُقدّس ثُربت کی زیارت کیا کرتے تھے، نیز اکثر خواب

میں جناب رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار فیض آثار سے بھی

شَرَفِیاب ہوتے تھے۔ ایک دن دربارِ حبیب کی حاضری کے ارادے سے نکلے لیکن

پاؤں میں چوٹ لگنے کے سبب سفرِ مدینہ جاری نہ رکھ سکے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے

ایک رُقْعہ لکھ کر کسی حاجی کو دیا اور فرمایا: ”مَدِیْنَةُ مَنْوَرٌ زَادَهَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا مِیْلَ مَزَارِ

فَاَضِّ اللانوار کے قریب میرا یہ رُقْعہ رکھ کر عرض کرنا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کِنَانِی مَعَ السَّلَامِ مُلَئَی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جانتے ہیں کہ کِنَانِی کی حاضری میں کیا چیز رُکاوٹ بنی ہے!“ اُس شخص نے ایسا ہی

کیا۔ حضرت سیدنا کِنَانِی قُدَسِ سِرُّہُ الثُّوْرَانِ کے خواب میں جناب رسالت مآب صَلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تشریف لا کر ارشاد فرمایا: ”اے کِنَانِی! تمہارا خط پہنچ

گیا ہے اور ہم نے تمہارا عذر بھی قبول کر لیا ہے۔“ (الروض الفائق ص ۳۰۶)

پاس والے یہ راز کیا جانیں
دور سے بھی سلام ہوتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۲۲﴾ بیثاقید سے رہا ہو گیا

حضرت سیدنا ابو عبد اللہ بن محمد اَزْوَی اَنْدَلُسِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

فرماتے ہیں کہ اَنْدَلُس میں رومیوں نے ایک عاشق رسول کے فرزند کو قید

کر لیا۔ وہ صاحب بارگاہ رسالت مآب میں فریاد کے ارادے سے سُوئے مدینہ روانہ

ہو گئے۔ سرِ راہ بعض شناساؤں (یعنی جاننے والوں) سے ملاقات ہوئی، برسبیل

تذکرہ اُن صاحبان نے کہا: پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تو گھر بیٹھے

بھی استغاثہ (یعنی فریاد) کی جاسکتی ہے، اس مقصد کیلئے حاضری ہی ضروری نہیں، لیکن

انہوں نے سفرِ مدینہ جاری رکھا۔ مدینہ منورہ دَاوَمَ اللہُ شُرْفَاو تَعْظِیْمًا پہنچ کر بارگاہ

رسالت میں حاضری سے مُشْرِف ہوئے اور بعدِ سلام اپنا مُدَّعا عرض کیا۔ کرم نے

یاوَرِی کی، رات خواب میں سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زیارت بخشی

اور ارشاد فرمایا: ”اپنے شہر پہنچو، تمہارا مقصد پورا ہو چکا ہے۔“ جب وہ اپنے وطن پہنچے

تو ان کا فرزند دل بند (یعنی پیارا بیٹا) سچ مُچ گھر آچکا تھا، استفسار پر بیٹے نے

بتایا: فلاں رات مجھے سمیت بہت سارے قیدیوں کو رومیوں کی قید سے اچانک رہائی

نصیب ہو گئی! جب عاشقِ رسول نے حساب لگایا تو یہ وہی رات تھی جس میں خواب کے اندر بشارت ملی تھی۔ (شواہدُ الحق ص ۲۲۵) **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔**

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مٹے ہیں جہاں بھر کے آلامِ مدینے میں بگڑے ہوئے بنتے ہیں سب کامِ مدینے میں آقا کی عنایت ہے ہر کامِ مدینے میں جاتا نہیں کوئی بھی ناکامِ مدینے میں (رسائلِ بخشش ص ۴۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۲۳﴾ **غِیْبِ دَانَ آقا نے خواب میں بارش کی بشارت دی**

حضرت سیدنا امام بخاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی کے محترم استاد حضرت امام ابنِ ابی شیبہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں قحطِ سالی ہوئی، ایک صاحبِ حضورِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضہ اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنی امت کیلئے بارش طلب فرمائیے، کہ لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔“ جناب رسالتِ مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن صاحب کے خواب میں تشریف لا کر ارشاد فرمایا: عمر کے پاس جا کر میرا سلام کہو اور ان کو خبر دو کہ بارش ہوگی۔ (مُصَنَّف ابنِ ابی شیبہ ج ۷ ص ۴۸۲)

حدیث ۳۵ مختصر، فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۶۹۵) وہ صاحبِ صحابی رسول حضرت سیدنا بلال

بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ (فَتْحُ الْبَارِی ج ۳ ص ۴۰ تَحْتَ الْحَدِیث ۱۰۱۰)

حضرت سیدنا امام ابن حجر عسقلانی قدس سرہ الثورانی نے فرمایا: یہ روایت امام ابن

ابی شیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے صحیح اسناد کے ساتھ بیان کی ہے۔ (ایضاً) اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت

ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

برستا نہیں دیکھ کر ابراہیم رحمت

بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۲۴﴾ کُنُوْیْس سے رہائی دلوائی

حضرت سیدنا احمد بن محمد سلَّامُ وِی عَلَیْہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک

بار جب میں سفر پر روانہ ہونے لگا تو سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

مزارِ پرانوار پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ”یا سَیِّدَ الْکَوْنِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم! دَورَانِ سَفَرِ میرا صَحْرَا وِیَا بَانَ سے گزر رہوگا، جب کوئی مُصِیْبَتِ دَرِیْش

ہوئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کروں گا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وسیلہ

اختیار کروں گا۔“ شَیْخَیْنِ کَرِیْمِیْنِ حَضْرَاتِ سَیِّدِیْنَا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کی خدمت میں حاضر ہو کر بھی اسی طرح غرض کی۔ ہفتہ بھر جنگل و بیابان میں

سفر کرتا رہا، اسی دَورَانِ ایک کُنُوْیْس کے اندر گر گیا، اُس میں کافی پانی تھا،

چاشت سے لے کر عصر کے بعد تک کُنوئیں میں غوطے کھاتا رہا، موت سر پر
مُٹ لارہی تھی کہ اتنے میں بارگاہِ رحمتِ کونین اور شیعینِ کریمین سے
رخصت ہوتے وقت جو کچھ عرض کیا تھا، یاد آ گیا چنانچہ میں نے عرض کی:
”یا حبیبی! یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری التجا قبول کرتے
ہوئے میری دُست گیری فرمائیے۔“ اور اسی طرح حضراتِ شیعینِ کریمین
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے درخواست کی، دیکھتے ہی دیکھتے کسی نے مجھے کُنوئیں کی تہ
سے اٹھا کر مُنڈیر پر بٹھا دیا! یوں میں محبوبِ ربِّ العباد عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ
کی امداد سے موت کے منہ سے باہر نکل آیا۔ (شواہد الحق ص ۲۳۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی
اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

فریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں

مکین نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مناسک حج سیکھنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی چار آڈیو کیسٹوں کا

سیٹ حاصل کیجئے۔ نیز وڈیو ڈیز (۱) حج کا طریقہ (۲) عمرہ کا طریقہ (۳)

مدینے کی حاضری بھی ملاحظہ کیجئے۔ نیز رسالہ، ”احرام اور خوشبودار صابن“

پڑھئے اور اپنی الجھنیں دُور کیجئے۔

فہرس

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
14	﴿۱۲﴾ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کھانا بچھوایا	1	درویش رفیقِ فنیلیت
15	﴿۱۳﴾ سرکار نے کھانا کھلایا	2	زارینِ مدینہ کی 24 حکایات
17	﴿۱۴﴾ سرکار نے درہم عطا فرمائے	2	﴿۱﴾ روضۂ پاک سے بشارت
18	﴿۱۵﴾ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے روٹی عطا فرمائی	3	﴿۲﴾ در رسول پر حاضر ہونے والا پیشا گیا
19	﴿۱۶﴾ جاگا تو آدھی روٹی ہاتھ میں تھی!	5	﴿۳﴾ اسے زائرِ روضۂ انور! مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ
20	﴿۱۷﴾ شکریہ کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا	6	﴿۴﴾ دیکھو مدینہ آگیا!
21	﴿۱۸﴾ مانگو تو بڑی چیز مانگو	7	﴿۵﴾ ہنر گھوڑے سوار
24	﴿۱۹﴾ اعلیٰ حضرت نے منیٰ میں دعائے مغفرت کروائی	8	﴿۶﴾ دوسرے کا سلام پہنچانے کی بڑکت سے دیدار ہو گیا
25	﴿۲۰﴾ تم زیارت کو نہ آئے تو ہم آگئے	10	﴿۷﴾ حاضرین نے روضۂ انور سے جواب سلام سنا
26	﴿۲۱﴾ ہم تمہارا عقد قبول کر لیا ہے	11	﴿۸﴾ وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِی
27	﴿۲۲﴾ بیٹا قید سے رہا ہو گیا	12	﴿۹﴾ وَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا مُحَمَّدُ هَاضِمُ التَّنَوِی
28	﴿۲۳﴾ غیب دان آقا نے خواب میں بارش کی بشارت دی	12	﴿۱۰﴾ قبر انور سے دستِ مبارک نکلا
29	﴿۲۴﴾ گلوں میں سے ربانی دلوائی	13	﴿۱۱﴾ میں سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا ہوں

١٥ ذوالحجۃ المکرمہ ١٢٤٥

اللَّهُ

قافلہ سوئے مدینہ آ رہا ہے ہو کم

مَا ظَلَمَ سَوْءٌ عَدِيْلًا ۚ اَرَأَيْتُمْ اَيُّكُمْ اَشْرَكَ
لَعْمَوزٍ شَرٍّ لِّسِنِهٖ عَصَا مُوْسٰى بِرُءُوسِهِمْ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ اِنَّ الْعَمَلَةَ لَتَأْتِيَنَّهَا غُزُوٌّ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسجد بنائے کا ثواب

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو اللہ
پاک (کی رضا) کے لئے ایک مسجد بنائے گا تو اللہ پاک
اُس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔
(مشکاۃ المصابیح، ۱/۱۴۷، حدیث: ۶۹۷)



978-969-722-139-4



01082101



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net